"آپ لوگ ان کو کیا سمجھتے ہیں؟ یہ رضاکار تو قوم کی آبرو ہیں۔ انہیں دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ انکا جذبۂ جہاد ہی تو مجھے لئے پھرتا ہے۔ مجھے تو زادِ راہ بھی ملتا ہے خدمت بھی ہوتی ہے لیکن رضاکار تو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تن من دھن نچھاور کرنے کو تیار رہتے ہیں۔"

کاش پوری قوم کے نوجوانوں میں یہی جذبہ جہاد پیدا ہو جائے تو پاکستان پوری دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے!

اور پھر یہ واقعہ جلسہ عام میں بھی کچھ سنایا اس سے نہ صرف ہم رضاکاروں کے حوصلہ بڑھے بلکہ بہت سے نوجوان احرار کے رضاکارانہ نظام میں شامل ہو کر جماعتی تقویت کا باعث بنے۔ *

اب ڈھونڈ انہیں چراغِ رخِ زیبا لیکر۔

---

* اسی نوعیت کا ایک واقعہ قصور میں بھی پیش آیا۔ شاہ جی ایک مدرسہ کے جلسہ میں تقریر کے لئے تشریف لائے۔ شاید یہاں بھی جلسہ کی انتظامیہ نے احرار رضاکاروں سے کوئی ایسی ہی بد تمیزی کی۔ جونہی شاہ جی مائک پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ سے ایک احرار رضاکار نے کھڑے ہو کر شاہ جی کو یوں مخاطب کیا۔

رضاکار و شاہ جی، آپ یہاں اپنی مرضی سے تقریر کے لئے آئے ہیں یا جماعت کے نظم کے پابند ہیں؟

شاہ جی: میں جماعت کے نظم کا پابند ہوں۔

رضاکار: تو پھر جماعت کا فیصلہ یہ ہے کہ آپ یہاں تقریر نہیں کریں گے۔

شاہ جی: میں جماعت کے فیصلے کی اطاعت کرتا ہوں

اور پھر شاہ جی تقریر کئے بغیر سٹیج سے اتر کر چلے گئے۔

(روایت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری)

(بقیہ از ص ۲۸)

اللہ تمہارے دلوں کے تالے کھول دیں گے۔ تمہیں محمد ﷺ کی غلامی نصیب ہو جائے گی۔

پاکستان میں تم عیسائیوں کو آگے کر کے مسلمانوں سے لڑانا چاہتے ہو۔ تم عیسائیوں کو آگے کر کے دفعہ ۹۵، سی ختم کرانا چاہتے ہو۔ سن لو! جب تک ایک بھی مسلمان زندہ ہے تمہارا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا۔ تاج و تختِ ختمِ نبوت زندہ باد۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

حافظ محمد اکمل
متعلم مدرسہ معمورہ ملتان

❖ آزادی کا مقصد پاکستان میں اسلام کی حکومت کا قیام ہے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

❖ آزادی کی قدر یہ ہے کہ ہم اپنے وطن کی حفاظت کریں (حافظ محمد میمون)

❖ برصغیر کے مسلمانوں نے حصول آزادی کے لئے مثالی قربانی دی ہے (حافظ محمد قاسم)

❖ مدرسہ معمورہ ملتان میں یوم آزادی پر "نونہالان احرار" کے جلسہ سے طلباء کا خطاب

❖

۱۴ اگست کو پورے ملک یوم آزادی کے موقع پر جشن منایا گیا۔ گھر گھر قومی پرچم لہرائے گئے، بازاروں اور عمارات کو جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا۔ فش گانوں سے ایک طوفانِ بدتمیزی برپا کیا گیا، لوگوں کا سکون برباد کیا گیا اور کروڑوں روپے فضول کاموں پر صرف کر کے قوم کو اخلاق باختگی کا درس دیا گیا۔

اس پر شور اور ہنگامہ خیز فضا میں مدرسہ معمورہ ملتان کے طلباء کی بزم "نونہالانِ احرار" نے بھی ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا۔

تقریب کی ترتیب کچھ اس طرح تھی۔

صدر مجلس: مولانا عبدالستار جھنگوی (مدرس مدرسہ معمورہ)

مہمان خصوصی: سید محمد کفیل بخاری (ناظم مدرسہ معمورہ)

سٹیج سیکرٹری: محمد یوسف شاد (استاد شعبہ پرائمری مدرسہ معمورہ)

بعد نماز ظہر مدرسہ معمورہ کے شعبہ حفظ کے طالب علم محمد حمزہ اور امانت عمل کی تلاوتِ قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں طلباء نے اپنے اپنے انداز میں تحریکِ آزادی، قیام پاکستان، مسلمانوں کی قربانی، ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم، اسلاف کا مجاھدانہ کردار اور موجودہ دور میں ہماری ذمہ داری کے عنوانات پر تقریریں کہیں۔ حافظ محمد افضل، حافظ محمد مامون، حافظ محمد یعقوب (ملتان) فضل الرحمن، حافظ محمد یعقوب (میلسی) محمد قاسم، عبدالباسط محمد میمون اور سید عطاء اللہ بخاری نے پر جوش انداز میں خطاب کیا۔

حافظ محمد افضل نے کہا کہ جشنِ آزادی منانا تحریکِ آزادی میں دی جانے والی قربانیوں سے لاعلمی کے